سرکاری رپورٹ

ساتواں (آٹھواں اجلاس)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۸۹ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کا تقرر۔	۲
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۲
۴	مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۸۹ء کے سانحہ اسلام آباد پر پیش کی جانے والی تحریک التواء	۴
۵	ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب۔	۸
	گورنر بلوچستان کا حکم	۹
۶	گورنر بلوچستان کا حکم برائے طلبی بجٹ اجلاس	۱۰
۷	بجٹ برائے سال ۱۹۸۸ء-۱۹۸۹ء تقریر از مولوی عصمت اللہ وزیر خزانہ	۱۱

جلد سوئم — شمارہ اول

(الف)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب اسپیکر۔ — میر محمد اکرم بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ — عنایت اللہ خان بازئی۔

افسران اسمبلی

۱۔	سیکرٹری اسمبلی	مسٹر اختر حسین خان
۲۔	جوائنٹ سیکرٹری اسمبلی	مسٹر محمد حسن شاہ
۳۔	ڈپٹی سیکرٹری I	مسٹر محمد افضل

صوبائی کابینہ کے اراکین

۱ -	نواب محمد اکبر خان بگٹی۔	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۲ -	مولوی عصمت اللہ۔	وزیر خزانہ (سینئر وزیر)
۳ -	سید عبدالرحمٰن آغا۔	وزیر آبپاشی و برقیات
۴ -	مولانا غلام مصطفٰے۔	وزیر تعلیم
۵ -	میر ہمایوں خان مری۔	وزیر مواصلات و تعمیرات
۶۔	جام میر محمد یوسف	وزیر صنعت و حرفت تجارت و معدنیات

۷۔	سردار محمد طاہر خان لونی	وزیر جنگلات و تحفظ حیوانات
۸۔	سردار بشیر احمد خان ترین	وزیر زکوٰۃ و سماجی بہبود حج و اوقاف
۹۔	مولانا عبدالسلام	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۰۔	مولانا نور محمد	وزیر بلدیات
۱۱۔	ڈاکٹر عبدالمالک	وزیر صحت
۱۲۔	میر طارق محمود کھیتران	وزیر خوراک و ماہی گیری
۱۳۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر قانون و زراعت
۱۴۔	میر عبدالمجید بزنجو	وزیر مال ۔

صوبائی اسمبلی کے دیگر اراکین کی فہرست

۱۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۲ میر ظہور حسین کھوسہ
۳۔ مسٹر محمد اختر مینگل
۴۔ مسٹر محمد ایوب بلوچ
۵۔ مولوی فیض اللہ آخوندزادہ
۶۔ مولوی جان محمد
۷۔ مولوی محمد اسحاق خوستی
۸۔ مولانا محمد عطاء اللہ ۔
۹۔ حاجی عبدالمحمد نوتیزئی
۱۰۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ

۱۱۔ میر جان محمد خان جمالی
۱۲۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۱۳۔ میر دوست محمد محمد حسنی
۱۴۔ سردار ثناء اللہ زہری۔
۱۵۔ میر ذوالفقار علی مگسی
۱۶۔ میر محمد اسلم رئیسانی
۱۷۔ میر محمد ہاشم شاہوانی
۱۸۔ مسٹر حسین اشرف
۱۹۔ سردار محمد خان باروزئی۔
۲۰۔ مسٹر نور محمد
۲۱۔ مسٹر محمد صادق عمرانی
۲۲۔ مسٹر صابر علی بلوچ
۲۳۔ میر ظفر اللہ خان جمالی
۲۴۔ مسز کملا حکیم لچھمن داس (خاتون مخصوص نشست)
۲۵۔ مسز رضیہ رب (” ” ”)
۲۶۔ مسٹر ارجن داس بگٹی (ہندو اقلیتی مخصوص نشست)
۲۷۔ مسٹر بشیر مسیح (مسیحی اقلیتی ” ”)
۲۸۔ مسٹر فرید دن آم بادان فریدون (پارسی اقلیتی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا

ساتواں اجلاس

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۸۹ء بمطابق ۶ رجب المرجب ۱۴۰۹ ہجری بروز دوشنبہ (سوموار) بوقت تین بجکر بیس منٹ سہ پہر زیر صدارت میر محمد اکرم بلوچ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔ از مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ
کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ط (پ ۲۰ ع ۱۱ القصص ۷۷)

ترجمہ :۔ خدا نے تمہیں جتنا مال دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کرو۔ اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش مت کرو (یعنی خدا) اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے۔ تم بھی اس کے بندوں کے ساتھ احسان کیا کرو۔ اور دنیا میں فساد کے خواہاں نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغ)

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدرنشینوں کا تقرر

جناب اسپیکر:۔ اب سیکرٹری اسمبلی اعلان کریں گے۔

سیکرٹری اسمبلی (اختر حسین خاں)

جناب اسپیکر صاحب نے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۱۲ کے تحت درج ذیل افراد کو علی الترتیب اس سیشن کے لئے صدرنشین مقرر کیا ہے۔

جناب جان محمد جمالی۔
محمد ایوب بلوچ
میر صابر علی بلوچ
مولوی محمد عطاء اللہ۔

جناب اسپیکر:۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی ۔

مسٹر صابر علی بلوچ نے آج مورخہ ۱۳ فروری ۸۹ء کے اجلاس کے لئے رخصت

طلب کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظوری کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ میر چاکر خان ڈومکی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اور ۱۶ ر فروری ۸۹ ء کے اجلاس کے لئے رخصت طلب کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔ ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ جناب ارجن داس بگٹی اور بیگم حکیم لچھمن داس بگٹی نے آج ۱۳ ر فروری ۸۹ ء کے اجلاس میں شمولیت سے معذرت ظاہر کی ہے اور رخصت طلب کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت دونوں کی منظور کیجائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء

جناب اسپیکر:۔ جناب ظفر اللہ جمالی ، مولانا عصمت اللہ جان محمد جمالی اور عنایت اللہ بازئی نے تحریک التواء پیش کی ہے ۔ جان محمد جمالی تحریک التواء پیش کریں ۔

مسٹر جان محمد جمالی:۔ جناب والا ! یہ جو تحریک التواء ہم نے پیش کی ہے ، جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں ۔ اسلام آباد میں جو سانحہ پیش آیا ہے اور اس کے متعلق قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی تحریک التواء پیش کی گئی ہے ۔ میں وضاحت بھی کرتا جاؤں گا ۔ ۱۲ فروری ۸۹ ء کو اسلام آباد میں پانچ افراد کو شہید اور ۸۳ کے قریب افراد کو پولیس نے کارروائی کر کے بڑی بے دردی سے زخمی کر دیا ۔

محمد صادق عمرانی:۔ پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ! یہ سیشن بجٹ کے لئے ہے اور معزز ممبر تحریک التواء پیش کر رہے ہیں ۔ تحریک التوا پیش نہیں ہو سکتی ہے ۔

جناب اسپیکر:۔ یہ سیشن ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے ہے ۔ وہ تحریک التواء پیش کر رہے ہیں ۔

مسٹر جان محمد جمالی:۔ ایسا لگتا ہے کہ وہاں پر نہایت پُر امن جلوس تھا ۔ جس کی قیادت مولانا فضل الرحمان ، نوابزادہ نصر اللہ خان اور جناب کوثر نیازی کر رہے تھے اور وہ ایک یادداشت امریکن سفارت خانے میں پیش کرنا چاہتے

تھے ۔ یہ جلوس سلمان رشدی کی کتاب جس کا عجیب و غریب نام ہے ۔
کے خلاف تھا اور یہ کتاب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہی ہے ۔ ۱۲ فروری
کا دن جمہوری تاریخ میں ایک سیاہ دن ہے اس ایوان کی یہ ساری
کارروائی معطل کر کے اس تحریک التوا پہ بحث کی جائے ۔ اب میں اس
تحریک التوا کو جو کہ انگریزی میں ہے ۔ پڑھتا ہوں ۔

Mr. Jan Muhammad Jamali:

Subject: *Adjournment Motion on a matter of National Importance Islamabad Firing incident of 12 Feb. 89.*

I on behalf of Mr. Zafar Ullah Jamali would like to move an adjournment motion on the tragic incident of 12 Feb. 89 at Islam–Abad in which officialy 5 people were killed and 83 injourned by cruel firing by police. The firing it seems were observed by Federal Authorities of Islamabad on an unarmed/peaceful procession whose leader Maulana Fazal–ur–Rehman Nawabzada Nasrualiah and Maulana Kausur Niazi wanted to hand over a memorandum to the American representatives to ban printing of the Blashphemous book by impudent Sulman Rushdi under the title of "Satanic Verses" which has material against Islam our "Deen" and is hurting the feelings of muslims all around the world.

12 Feb. has become a black mark on the democratic history of the nation. All other proceedings should be suspended and the motion be taken up in the House.

Zafar Ullah Jamali.
Jan Muhammad Jamali.
Maulana Asmat Ullah.
Inayat Ullah Bazai.

جناب اسپیکر۔ تحریک التواء پڑھی گئی ۔ میں اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتا ہوں۔ جو ممبر صاحبان اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔
جناب اسپیکر! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔
پیش کریں۔ گنتی ہو جائے۔ (اس دوران سانحہ اسلام آباد کے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)۔ بعد ازاں ممبران کھڑے ہوئے ستائیس ممبران اس تحریک کے منظور کئے جانے کے حق میں ہیں۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ۔
جناب اسپیکر آپ میری طرف ذرا توجہ فرمائیں میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے تحت اس دن جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے اسمبلی میں کوئی اور کارروائی نہیں کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا یہ تحریک التواء مذکورہ قواعد و ضوابط کے برخلاف ہے میرے خیال میں یا تو بجٹ ملتوی کر دیا جائے۔ یا ...... جناب والا میں آپکے سامنے بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۱۶ کو پڑھتا ہوں۔

مالی میزانیہ ایسے دن اور ایسے وقت اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔ جو صوبائی حکومت مقرر کریگی جس دن میزانیہ پیش کیا جائے۔ اس دن کی کارروائی صرف وزیر خزانہ کی اس تقریر پر مشتمل ہوگی جو وہ میزانیہ پیش کرتے وقت کرینگے۔

جناب اسپیکر۔

یہ اجلاس ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے طلب کیا گیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔

جناب والا! جیسا کہ میں نے کہا یہ اجلاس صرف وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے لئے ہے لہذا اسمیں صرف بجٹ پیش کیا جا سکتا ہے۔

جناب اسپیکر۔

میں نے کہا یہ اجلاس بجٹ پیش کرنے کے لئے نہیں بلکہ ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے طلب کیا گیا ہے۔

مسٹر صادق علی عمرانی ۔

جناب اسپیکر! اس تحریک پر آپ نے سب سے پہلے رائے شماری کروائی ہے، ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے لیکن یہ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہے۔

جناب اسپیکر۔
اس اجلاس کے پروروگ ہو جانے کے بعد نیا اجلاس منعقد ہوگا جس میں بجٹ پیش کیا جائے گا۔ چونکہ ممبران کی اکثریت نے اس تحریک کو منظور کیا ہے تاہم اس پر بجٹ مورخہ ۱۶ فروری کے اسمبلی اجلاس میں ہوگی۔ لہذا سولہ فروری کو آخری دو گھنٹے کی کارروائی اس مقصد کے لئے ہوگی۔ لہذا اس تحریک التواء کو مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اب ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب شروع ہوتا ہے

ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب

جناب اسپیکر۔ چونکہ ڈپٹی اسپیکر کیلئے صرف عنایت اللہ خان بازئی صاحب نے کاغذات جمع کروائے ہیں جن کی تائید ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے کی ہے لہذا چونکہ مقابلہ میں کسی اور امیدوار کے کاغذات داخل نہیں کئے گئے، میں جناب عنایت اللہ خان بازئی کو بلامقابلہ ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ بازئی صاحب تشریف لاکر اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں۔

(عنایت اللہ خان بازئی صاحب نے بحیثیت ڈپٹی اسپیکر اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا) اور متعلقہ کاغذات پر اپنے دستخط ثبت کئے۔

مولوی عصمت اللہ۔ وزیر خزانہ۔
میں جناب عنایت اللہ خان بازئی صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارک باد

پیش کرتا ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔
اب سیکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کی جانب سے اسمبلی پرورگیشن
آرڈر پڑھکر سنائیں گے ۔

Mr. Akhtar Husain Khan.
Secretary, Assembly.

O R D E R.

No.Legis.7-10/Law/85.III. *In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Monday the 13th February, 1989, after the election for the office of Deputy Speaker is over in the session.*

Sd/-

(GENERAL (RTD) MUHAMMAD MUSA, HJ)
Governor Balochistan.

Dated Quetta, the
13th February, 1989.

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جناب اسپیکر۔ اگرچہ اسمبلی کا وہ اجلاس برخواست ہو گیا ہے۔ جسے ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کیلئے طلب کیا گیا تھا۔ تاہم اب بجٹ اجلاس شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا سیکریٹری اسمبلی بجٹ اجلاس طلب کرنے کے بارے میں گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں گے۔

Secretary Assembly.

O R D E R.

No.Legis.7-10/Law/95.III. *In exercise of the powers conferred on me by clause (a) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, Governor of Balochistan, hereby summon the Provincial Assembly of Balochistan to meet in the Provincial Assembly Hall, Shara–e–Zarghoon, Quetta on Monday the 13th February, 1989 at 3.30 P.M. for presentation of the budget.*

Sd/
(GENERAL (RTD) MUHAMMAD MUSA, HJ)
Governor Balochistan.

Dated Quetta, the
13th February, 1989.

جناب اسپیکر۔

چونکہ یہ نیا اجلاس ہے لہذا اسکا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوگا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔ از مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

جناب اسپیکر۔

اب وزیر خزانہ رواں مالی سال کا بجٹ ایوان میں پیش کرینگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عزت مآب جناب اسپیکر صاحب ومعزز اراکین اسمبلی!

السلام علیکم!

رواں مالی سال ۸۹-۱۹۸۸ء کی بجٹ تجاویز کو ماہ جون میں صوبائی اسمبلی میں پیش ہونا تھا۔ لیکن اسمبلیوں کی معطلی اور

دیگر ناگزیر حالات اور واقعات کی بنا پر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔

اس صورتحال سے نمٹنے کیلئے آئین کی شق نمبر ۱۲۶ کا سہارا لیتے ہوئے عزت مآب جناب گورنر بلوچستان سے رجوع کیا گیا جنہوں نے شق بالا کے تحت تفویض کردہ خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے یکم جولائی سے ۳۱ اکتوبر تک غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں مبلغ دو ارب دس کروڑ بیانوے لاکھ اور ترقیاتی اخراجات کی مد میں مبلغ پچاس کروڑ چھبیس لاکھ روپے کے اخراجات کی منظوری دی۔

لیکن چونکہ اس دوران اسمبلی تشکیل نہ پا سکی اور مزید اخراجات کی ضرورت باقی رہی۔ اسلئے عدالت عظمیٰ پاکستان کے مشوروں کی روشنی میں جناب گورنر بلوچستان سے مزید اخراجات کی منظوری ۲۵ دسمبر ۱۹۸۸ء تک لی گئی تاکہ صوبائی اسمبلی کے نتائج کے اعلان کے ایک ماہ بعد تک اخراجات کئے جا سکیں۔ یوں غیر ترقیاتی اخراجات

کی مَد میں ایک ارب پانچ کروڑ چھیالیس لاکھ روپے مزید اور ترقیاتی اخراجات میں پچیس کروڑ تیرہ لاکھ روپوں کی منظوری حاصل کی گئی۔ یوں اب تک صوبائی فنڈ سے کل تین ارب اکانوے کروڑ ستاسٹھ لاکھ روپوں کے اخراجات کی منظوری لی جاچکی ہے۔ اس دوران کے اخراجات لگ بھگ اتنے ہی ہیں۔

۸۸-۱۹۸۷ء کا جاریہ بجٹ تین ارب اناوے کروڑ روپے مقرر کیا گیا تھا جو وفاقی حکومت کی طرف سے دس کروڑ مقرر کردہ کٹوتی کے بعد تین ارب اٹھتر کروڑ روپے رہ گیا۔ لیکن اصل اخراجات بڑھ کر تین ارب پچانوے کروڑ روپے تک پہنچ گئے۔ اس طرح ریونیو اخراجات کی مَد میں مختلف محکمہ جات میں بچت اور دیگر محکموں میں مزید اضافی اخراجات چھبیس کروڑ روپے کئے گئے ۸۸-۱۹۸۷ء کا ترقیاتی بجٹ ایک ارب بتالیس کروڑ روپے مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن اصل اخراجات بڑھ کر ایک ارب نوے کروڑ روپے ہوگئے۔ لہٰذا ترقیاتی اخراجات میں اٹھتالیس

کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔

مندرجہ بالا تشریح سے باآسانی یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ضمنی بجٹ ۸۸-۱۹۸۷ء منجملہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی اخراجات چوہتر کروڑ روپے کا تیار کیا گیا۔

حکومت بلوچستان کی جملہ آمدنی کا شروع میں تخمینہ تین ارب اکتالیس کروڑ روپے لگایا گیا تھا۔ جو بعد میں تین ارب اُنسٹھ کروڑ روپے ہوگیا۔ اس اضافے کے باوجود بھی حکومت بلوچستان سینتیس کروڑ روپے خسارے میں رہی۔

اضافہ زیادہ تر محکمہ جاتی اخراجات کی مد میں ہوا جس میں محکمہ آبنوشی (محکمہ صحت عامہ عمومی نظم ونسق پولیس، صحت، آبپاشی، تعمیرات تعلیم، زراعت اور افزائشِ حیوانات) جیسے محکمے شامل ہیں۔ اُنیس سو ستاسی اٹھاسی کے مالی سال کے دوران میں بجٹ کے تحت مجوزہ چھ ہزار پانچ سو اٹھاون نئی آسامیوں کے علاوہ سال کے دوران

مزید دو ہزار ایک سو ساٹھ آسامیاں بھی پیدا کی گئی اسی طرح مجموعی طور پر آٹھ ہزار سات سو اٹھارہ آسامیوں کی گنجائش نکالی گئی۔ یہ اخراجات اس مقصد کو مدِنظر رکھتے ہوئے کیے گئے۔ کہ تعلیم یافتہ اور بے روزگار افراد کو ملازمتیں فراہم کرکے انہیں باعزت زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔

اس سال کے اخراجات جاریہ کے نظرثانی شدہ تخمینے میں اضافہ تین وجوہات کی بناء پر ہوا۔

پہلی وجہ ۔ انیس سو ستاسی میں تنخواہوں کے اسکیل پر نظر ثانی۔

دوسری وجہ ۔ بلوچستان میں نئی آسامیوں کی تشکیل۔

تیسری وجہ ۔ ترقیاتی اسکیموں کی تکمیل کے بعد اُن کی اخراجات جاریہ کو منتقلی۔

اسی طرح ترقیاتی اخراجات کی حد ایک ارب اکتالیس کروڑ چھیاسٹھ لاکھ مقرر کی گئی تھی۔ جو ضمنی بجٹ گوشوارے میں سینتالیس کروڑ چورانوے لاکھ کی حد تک متجاوز کر گئی۔ جس کی وجہ ترقیاتی اسکیموں سے متعلق

اخراجات جاریہ میں اضافہ ہے۔

قبل اسکے کہ بجٹ تخمینہ ۸۹-۱۹۸۸ء کی تفاصیل کا ذکر کیا جائے۔
میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت بلوچستان کے مالی آمدن و اخراجات
پر ایک نظر ڈالی جائے۔

صوبہ بلوچستان کی آمدن کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ذرائع	روپے
۱۔	مشترکہ ٹیکس میں بلوچستان کا حصہ	۸۷،۲۵،۰۰،۰۰۰ (۸۷ کروڑ پچیس لاکھ)
۲۔	گیس پر محاصل آبکاری اور ملکیانہ (ایکسائز ڈیوٹی اور رائیلٹی)	۱۱۳،۲۰،۰۰،۰۰۰ (۱۱۳ کروڑ ۲۰ لاکھ)
۳۔	وفاقی امداد	۵،۴۷،۰۰،۰۰۰ (۵ کروڑ ۴۷ لاکھ)
۴۔	صوبائی آمدن	۲۵،۵۷،۰۰،۰۰۰ (۲۵ کروڑ ۵۷ لاکھ)
۵۔	خسارہ پورا کرنے کیلئے وفاقی گرانٹ۔	۱۵۱،۸۵،۰۰،۰۰۰ (۱۵۱ کروڑ ۸۵ لاکھ)
	میزان	۳۸۳،۶۲،۰۰،۰۰۰ (۳۸۳ کروڑ ۶۲ لاکھ)

۶۔	کل کیپٹل وصولی (منفی)	۴٫۴۲٫۰۰٫۰۰۰ (-) (چار کروڑ ۴۲ لاکھ)
	کل آمدنی	(۳۷۹٫۱۹٫۰۰٫۰۰۰) (۳۷۹ کروڑ ۱۹ لاکھ)

صوبہ بلوچستان کے اخراجات جاریہ کی تفصیل کچھ یوں ہے ۔

نمبر شمار	ذرائع	روپے
۱۔	اعانہ سبسڈی	۲۳٫۷۴٫۰۰٫۰۰۰ (۲۳ کروڑ ۷۴ لاکھ)
۲	ادائیگی قرضہ جات	۹۱٫۲۱٫۰۰٫۰۰۰ (۹۱ کروڑ ۲۱ لاکھ)
۳۔	امداد اور خوانین کے مشاہرہ جات	۳۹٫۰۰٫۰۰۰ (۳۹ لاکھ)
۴۔	پنشن	۱۵٫۵۵٫۰۰٫۰۰۰ (۱۵ کروڑ ۵۵ لاکھ)
۵۔	محکمہ جاتی اخراجات	۳۱۴٫۰۶٫۰۰٫۰۰۰ (۳۱۴ کروڑ ۶ لاکھ)
	کل اخراجات	۴۴۴٫۹۵٫۰۰٫۰۰۰ (۴۴۴ کروڑ ۹۵ لاکھ)

یوں صوبے کی کل آمدنی محض تین ارب اناسی کروڑ اُنیس لاکھ تک محدود ہے. جبکہ اخراجات جاریہ چار ارب چوالیس کروڑ پچانوے لاکھ ہیں. اسیطرح پینسٹھ کروڑ چھتر لاکھ کا خسارہ باقی رہتا ہے. اس خسارے کو پورا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل صورتیں ہیں.

۱۔ پہلی صورت یہ کہ وفاقی حکومت سے درخواست کیجائے کہ وہ اس اضافی خسارے کو بھی برداشت کرے۔

۲۔ دوسری صورت میں اس کے سوا کوئی چارا نہیں کہ اخراجات میں مزید خسارے کی حد تک تخفیف کیجائے. چونکہ مقررہ چارجز بشمول اعانت قرضوں کی ادائیگی اور پنشن کی مد میں اخراجات کا تخمینہ اکتیس کروڑ اُنانوے لاکھ بتیس ہزار تک ہے. اسلئے بجٹ اخراجات کیلئے صرف تین ارب چودہ کروڑ چھ لاکھ دو ہزار مہیا کئے گئے ہیں. تخمینہ کے مطابق اضافی خسارہ بقایا اخراجات میں بیس فیصد تک کمی کرکے ہی پورا کیا جا سکتا ہے. خسارے میں کسی

حد تک کمی کرنے کیلئے انتظامی محکموں کو سال رواں کے شروع میں حسب ذیل ہدایات جاری کی گئی تھیں۔

١- اس مالی سال کے دوران سوائے بجٹ میں تجویز کردہ آسامیوں کے نہ تو کوئی نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی اور نہ کسی موجودہ آسامی کا درجہ بڑھایا جائے گا۔

٢- محکمے اپنے اخراجات کو بجٹ کے اندر محدود رکھیں گے۔

٣- سرکاری عمارات میں نہ تو کوئی اضافی کمرے بنائے جائیں گے اور نہ کوئی تبدیلی کی جائے گی۔

٤- محصولات وصولی کرنے والے محکمے اپنے قرضہ جات اور بقایاجات کی وصولی کیلئے ہر مناسب قدم اٹھائیں گے۔

٥- نئی آمدنی کے ذرائع دریافت کئے جائیں گے۔

٦- سامان تعیش بشمول ایئر کنڈیشنر، ریفریجریٹر، قالین، صوفہ سیٹ وغیرہ کی خرید پر قدرے پابندی ہوگی

۷۔ سرکاری تقریبات اور دیگر مواقع پر اخراجات پر مکمل کنٹرول کیا جائے گا۔

ہمیں اُمید ہے کہ ان ہدایات پر عمل درآمد کر کے خسارے کو مناسب حد تک کم کیا جا سکے گا۔

اس مرحلے پر بجٹ تجاویز ۸۹-۱۹۸۸ء کی چیدہ چیدہ باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے ایسے علاقے کیلئے جہاں آبادی کافی حد تک مُنتشر ہے۔ بنیادی ضروریات کا فراہم کرنا یوں بھی دشوار مرحلہ ہے۔ بڑے پیمانے پر ترقیاتی عمل صرف چند مخصوص شہری علاقے تک ہی کیا جا سکتا ہے۔ منتشر چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبوں کیلئے چھوٹے پیمانے پر ہی ترقیاتی اسکیموں پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے چنانچہ اس صوبے میں ترقیاتی سرگرمیوں کو خاص نہج پر ہی چلایا جا سکتا ہے۔ مناسب حکمت عملی کیلئے یہاں کے حالات سے واقفیّت

اقتصادی ماہرین اور مناسب وسائل کی فراہمی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ یہاں وسائل کی کمی سے زیادہ مسئلہ یہ ہے کہ معدنی اور صنعتی شعبے میں موجود وسائل سے بھرپور استفادہ نہیں کیا جا سکا۔ یوں تو پورے اقتصادی منظر میں بہتری کی ضرورت ہے لیکن زراعت، صنعت، اور معدنیات کے شعبوں میں اتنی ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جتنی صحت، تعلیم، پانی اور سڑکوں اور دیہی ترقی کے شعبوں میں۔

توازن کا اطلاق اخراجات جاریہ اور ترقیاتی بجٹ دونوں پر ہوتا ہے۔ پہلی صورت میں کفایت شعاری بنیادی عنصر ہے۔ دوسری صورت میں یہ مختلف شعبوں کے درمیان توازن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کفایت بجٹ اور توازن کی پالیسی کو سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ اخراجات کے زمرے میں مختلف قسم کے تیس محکمے آتے ہیں جن میں محکمہ آبنوشی عمومی نظم ونسق، پولیس، تعلیم، تعمیرات، صحت، آبپاشی، زراعت اور افزائش حیوانات کو لازماً ترجیح

دی گئی ہے۔ اسی طرح بجٹ میں صرف اُن نئی اسکیموں کو شامل کیا گیا ہے جو ناگزیر محسوس ہوتی ہیں۔ ان ساری دقتوں اور مسائل کے باوجود سماجی خدمت اور عوامی فلاحی و بہبود کے شعبے کو خاطرخواہ اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ سال رواں کے دوران چار ہزار چار سو اڑتالیس نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔ جس میں سے ایک ہزار چھ سو نواسی آسامیاں تعلیم کے شعبے میں۔ ایک ہزار بارہ صحت کے شعبے میں ہوں گی۔ جس کے نتیجے میں سرکاری آسامیوں کی مجموعی تعداد بڑھکر اٹھانوے ہزار سات سو اُنہتر ہو جائیں گے۔

ہمارا سالانہ بجٹ سرکاری شعبہ کے تین حِصّوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی اخراجات جاریہ، سالانہ ترقیاتی پروگرام اور خصوصی ترقیاتی پروگرام صوبہ کے مجموعی بجٹ میں سے چار ارب پینتالیس کروڑ روپے اخراجات جاریہ کیلئے ایک ارب چوبیس کروڑ روپے سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے چھیاسی کروڑ روپے خصوصی ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کئے گئے۔ ہمارا ترقیاتی

پروگرام پانچسو باسٹھ اسکیموں پر مشتمل ہے جن میں سے چار سو گیارہ نئی اسکیمیں ہیں۔ آبنوشی کے شعبے میں ایک اندازے کے مطابق پینتالیس فیصد دیہی آبادی کو صاف پانی فراہم کیا جاچکا ہے۔ آٹھ بڑی اسکیموں کو مکمل کیا جارہا ہے صوبہ کے سولہ اضلاع میں سینتیس نئی اسکیموں پر کام شروع کیا جاچکا ہے جن میں نوکنڈی، کچلاک، سوئی اور زیارت میں فراہمی آب کی اسکیمیں شامل ہیں۔

تعلیم کے شعبے میں دو سو نئے پرائمری اسکول قائم کئے جارہے ہیں جن میں پچاس پرائمری اسکولوں کی عمارتوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔ چارسو مسجد اسکول بھی قائم کئے جارہے ہیں۔ بیس پرائمری اسکولوں کو مڈل اور آٹھ مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کی اسکیم زیر غور ہے۔ سائنسی اور تیکنکی تعلیم پر بھی توجہ دی جارہی ہے۔ صوبہ میں ایک کامرس کالج قائم کیا جائے گا۔ جھل مگسی اور ڈکی میں انٹر کالج کو سائنس کالج کا درجہ دیا جارہا ہے اس کے علاوہ انٹر کالج نوشکی اور پشین کو ڈگری

کالج کا درجہ دیا جائیگا۔ بارکھان میں ایک کالج زیر تعمیر ہے نیز کالجوں میں مزید کلاس رومز کی تعمیر کے علاوہ فرنیچر اور لیبارٹری کے آلات، لائبریری کی کتابوں اور دیگر سہولتوں کی فراہمی ترجیحات میں شامل ہیں۔ پشین، مستونگ اور کوئٹہ کے ڈگری کالجوں کے لئے ٹرانسپورٹ مہیّا کیجائے گی۔ خاران پنجگور اور ہرنائی میں ہوسٹل تعمیر کئے جائیں گے۔ خواتین اساتذہ کا تربیتی اسکول سبی اور مرد اساتذہ کا تربیّتی اسکول لورالائی میں کام شروع کردے گا۔ قلات میں ایلمنٹری کالج جلد مکمل ہوجائیگا۔

اُوتھل اور پنجگور میں فنّی تربیت کے اسکولوں کا درجہ بڑھایا جائیگا۔

عمومی تعلیم کے شعبے میں مختلف گرانٹس وظائف انعامات دیئے جائیں گے۔

تربیت یافتہ اساتذہ کو مزید سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے واحد ٹیچر پرائمری اسکول میں ایک اضافی ٹیچر کی آسامی رکھی گئی ہے۔ ہائی اسکولوں میں ایک اضافی سائنس ٹیچر لگایا جائے گا اسکے علاوہ اسکولوں اور کالجوں میں ضرورت کے مطابق مزید آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ مجموعی طور پر لیکچرار کی ترپن، سنیئر سکول ٹیچر کی ستانوے، سنیئر انگلش ٹیچر کی بتیس اور جونیئر انگلش ٹیچر کی ایک سو پچیس آسامیاں پیدا کی گئی ہے۔

صحت کے شعبے میں سبی میں سول ہسپتال کی تعمیر، بارکھان میں پینتیس بستروں اور حب میں پچاس بستروں کے ہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا زیر تکمیل منصوبوں میں نو دیہی مراکز صحت اور باون بنیادی یونٹوں کا قیام شامل ہے۔ نئی اسکیموں میں

میں خواتین کے لئے ایک ہسپتال ایک اہم اسکیم ہے۔ ہسپتالوں اور دیہی مراکز صحت کو ایکسرے کی سو مشینیں فراہم کی جائیگی سال رواں کے بجٹ میں ڈاکٹروں کی ایک سو چھتیس آسامیاں رکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ضلعی ہسپتالوں ڈیرہ اللہ یار اور قلعہ سیف اللہ اور ڈویژنل ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی ایک ایک آسامی رکھی گئی ہے۔

صنعت کے شعبے میں لورالائی، سبی، خضدار، تربت، پسنی اور اوتھل میں چھوٹے چھوٹے صنعتی علاقے قائم کئے جائیں گے۔ انتظامی اہلکاروں کی تیئس اور کارکنوں کی اکانوے آسامیاں مہیا کی گئی ہیں

معدنیات کے شعبے میں خاص کر کوئٹے کے

پلاٹوں تک رسائی کے لئے سڑک کی تعمیر شامل ہے۔

نئی اسکیموں کا تعلق خضدار اور لسبیلہ میں فاسفیٹ کی چٹانوں کی تلاش اور تحقیق سے ہے۔ گنگا میں لیڈ اور زنک کے ذخائر کا تخمینہ لگانے کے منصوبے کو ستر لاکھ روپے فراہم کئے جائینگے۔

زراعت کے شعبے میں دشوار گذار علاقے اور اور پانی کی کمی بنیادی رکاوٹیں ہیں۔ آلو کے بیجوں کی پیداوار پھلوں کے ترقیاتی منصوبے پر تحقیقی کام ہورہا ہے۔ تاکہ ان کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں گوادر میں ناریل تربت میں کھجور کے فارم اور رانی میں کثیرالمقاصد فارم قائم کئے جائیں گے۔

اس شعبے میں پیداروں کی ایک سو تیئیس آسامیاں

نکالی گئی ہیں، تاکہ دیہی علاقوں کے مزدور طبقے کو روزگار مہیا کیا جا سکے۔

زرعی انجینئرنگ کے شعبے میں سنہ ۸۹-۱۹۸۸ء میں تین لاکھ نو ہزار چار بلڈوزر گھنٹوں پر کام مکمل کیا جائیگا۔ جس میں ایک سو اکتالیس نئے بلڈوزروں کی آمد کے ساتھ چار لاکھ گیارہ ہزار سات سو بلڈوزر گھنٹوں کا اضافہ ہو جائیگا۔ اور اس طرح مزید پچاس ہزار ایکڑ اراضی زیرِ کاشت لائی جا سکے گی۔ اس کے علاوہ خضدار میں نئی ورکشاپ کا قیام، ضروری آلات گاڑیوں اور محکمانہ ڈائریکٹوریٹ کی تعمیر خصوصی اقدامات ہیں۔

محکمہ افزائش حیوانات کے شعبے میں صوبہ کے دیہی علاقوں کے لئے دو کروڑ روپے کی لاگت سے جانوروں کی علاج معالجے کے ہسپتال اور نرسریاں پہلے ہی

تعمیر کی جارہی ہے ۸۹-۱۹۸۸ء کے دوران کوئٹہ میں ایک ویٹرنری کالج کے قیام پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جبکہ زیارت میں ایک پولٹری فارم قائم کیا جائیگا۔

جنگلات کے شعبے میں سال رواں کے دوران ایک علیحدہ کنزرویٹری قائم کی جائیگی۔ کوئٹہ [illegible] میں تفریحی پارک سبی میں نہروں کے اطراف شجر کاری کے منصوبے جاری رکھے جائینگے۔ اور پنجگور میں سڑکوں کے اطراف شجر کاری کی جائے گی۔

ماہی پروری کے شعبے میں لسبیلہ میں زیر تکمیل ڈائریکٹریٹ کی تکمیل اور ان لینڈ فشریز اور تربت میں مچھلیوں کو ذخیرہ اور تقسیم کرنے کے مرکز کا قیام جاری رکھا جائیگا اس شعبے میں آفیسروں اور کارکنوں کی کل ملاکر

اٹھارہ آسامیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

پولیس اور لیویز کے شعبے میں مختلف مقامات پر پولیس کی نفری کے قیام اور اسلحہ گاڑیوں اور ضروری آلات کی فراہمی کے لئے مزید رقومات مہیا کی گئی ہیں۔ لیویز فاؤنڈیشن ایک کروڑ روپے کی ابتدائی سرمائے سے قائم کی جائیگی۔ مزید ایک کروڑ روپے کے اخراجات سے منصوبہ کے تحت مختلف اضلاع میں لیویز کی اضافی آسامیاں پیدا کی جائیگی۔

تعمیرات اور ہاؤسنگ کے شعبے میں ہائی کورٹ کی عمارت کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ زیر تکمیل اسکیموں میں لورالائی کے مقام پر دفاتر کی تعمیر اور کوئٹہ میں اسپیکر اور کابینہ ممبران کے بنگلے شامل ہیں۔ مختلف اضلاع میں عدالتوں

کی عمارتیں اور عدلیہ آفیسران کے لئے عمارتوں کی تعمیر کی مد میں مناسب رقم مختص کی گئی ہے اس کے علاوہ سرکاری ملازمین کے رہائشی مکانات اور لیویز تھانوں اور خاص کر نئے اضلاع میں عمارتوں کی کی تعمیر کے لئے بھی رقم مختص کی گئی ہے۔

اطلاعات و سیاحت اور کھیل کے شعبے میں قلات سبی اور تربت میں وفاقی حکومت کی مالی اعانت سے ضلعی اسٹیڈیم مکمل کر لئے جائیں گے۔ ضلعی اور ڈویژنوں کی سطح پر کھیلوں کے فروغ کے لئے معقول رقم مہیا کی گئی ہے۔ زیارت میں چھوٹا اسٹیڈیم تعمیر کیا جائیگا اور لورالائی اسٹیڈیم میں توسیع کی جائیگی۔

دیہی ترقی کے شعبے میں ساڑھے پانچ کروڑ روپے

کی رقم دیہی کونسلوں کی گرانٹ کے طور پر اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے شہری کونسلوں کی گرانٹ کی طور پر مہیا کیے جائینگے۔ تین کروڑ روپے کی لاگت سے دیہی ترقیاتی اکیڈمی پر کام جاری رہیگا۔

کوئٹہ کا ترقیاتی ادارہ کرنٹ مالی سال کے دوران مختلف اسکیموں پر کام جاری رکھے گا۔ تاکہ کوئٹہ میں شہری سہولتوں میں اضافہ اور اُنکا معیار بہتر ہو جائے۔

مواصلات اور شاہرات کے شعبے میں مختلف سڑکوں کی تعمیر اور توسیع بشمول سنجاوی، ہرنائی روڈ، تربت، خوشاب روڈ، قلعہ عبداللہ پیر علیزئی روڈ، مسلم باغ اندربیس روڈ، جھٹ پٹ روڈ، جھل مگسی، کوٹ مگسی اور موسیٰ خیل درگ روڈ، ترقیاتی اسکیموں کا حصّہ ہے

آبپاشی کے شعبے میں رواں مالی سال کے دوران

باسٹھ نئی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔ اور زیر تکمیل منصوبوں بشمول حب کے مقام پر واٹر کمانڈ مینجمنٹ اور ضلع کچھی میں بولان ویئر کی بحالی کے منصوبوں کی تکمیل کی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے خصوصی ترقیاتی پروگرام بجٹ کا ایک حصّہ ہے۔ اس پروگرام کو نافذ کرنے میں یہ حقیقت کارفرما ہے کہ بلوچستان کی اقتصادی ترجیحات اور ضروریات محض سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت نہیں پوری کی جاسکتی۔ اس شعبے میں قابل ذکر اسکیمیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ زرعی توسیع اور مطابقت پذیر تحقیقی منصوبہ۔

۲۔ بلوچستان کا علاقائی پراجیکٹ (بالاڈ)

۳۔ بلوچستان کا مربوط علاقائی ترقیاتی پروگرام (بیاڈ)

۴۔ بلوچستان کا ماہی گیری کا ترقیاتی منصوبہ۔

۵۔ پاک جرمن اپنی مدد آپ کا منصوبہ۔

۶۔ زرعی ترقی کے لئے پٹ فیڈر پائیلٹ پراجیکٹ۔

۷۔ کوئٹہ کا نکاسی آب اور صفائی کا منصوبہ۔

۸۔ لسبیلہ کا بجلی گھر۔

۹۔ کوئٹہ کا فراہمی آب کا منصوبہ۔

۱۰۔ بلوچستان دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی۔

۱۱۔ بلوچستان میں آبپاشی کے چھوٹی اسکیمیں۔

۱۲۔ سریاب روڈ کی کشادگی۔

۱۳۔ کوئٹہ ایئرپورٹ روڈ کی کشادگی برائے دوطرفہ آمدورفت

۱۴۔ کوئٹہ شہر میں سڑکوں کی تعمیر وتوسیع۔

جناب اسپیکر صاحب۔

آپ سب کو علم ہے کہ یہ تیار شدہ بجٹ ہمارے

حوالے کیا گیا ہے تاکہ آئین کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ ہماری
حکومت کو آئے ہوئے مختصر عرصہ ہوتا ہے۔ ترقیاتی
منصوبوں کے لئے ابھی ہم نے حکمت عملی تیار کرنی ہے
اور ساتھ ہی ساتھ غیر ترقیاتی اخراجات پر غور بھی کرنا ہے
اگرچہ ہم یہ تیار شدہ بجٹ اسمبلی میں پیش تو ضرور کر رہے ہیں
لیکن رواں مالی سال میں ہم نہ صرف ضمنی بجٹ پیش کریں گے
بلکہ ہم ترقیاتی حکمت عملی اور مالی پالیسی بھی پیش کریں گے۔
اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے میں دُعاگو ہوں کہ خدائے
بزرگ و برتر ہمیں عوام کی توقعات پر پورا اُترنے کا جذبہ
اور حوصلہ عطا کرے تاکہ جمہوریت کی جڑیں مزید مستحکم
اور مضبوط ہوں اور عوام اس راہ پر گامزن رہیں جو انہیں
خوشحالی اور استحکام کی منزل کی جانب لے جاتی ہے۔ میں
یہ دُعا بھی کرتا ہوں کہ سرکاری ملازمین اور بلوچستان کے

لوگ سخت محنت اور جد و جہد کا راستہ اختیار کر کے اس صوبے کی خوشحالی کے لئے مثالی جذبے سے کام کریں۔

خدائے بزرگ و برتر ہمیں یہ حوصلہ بھی عطا کرے کہ ہم تمام دشواریوں اور مشکلات پر قابو پا کر صوبہ بلوچستان کو ملک کے دوسرے علاقوں کے لئے ایک مثال اور نمونہ بنا سکیں۔

اسلام زندہ باد

آمین۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر

مولوی عصمت اللہ صاحب وزیر خزانہ نے بجٹ برائے سال ۸۹-۱۹۸۸ء ایوان میں پیش کیا۔ جو ممبر صاحبان عام بحث میں حصہ لینے چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کو اپنے ناموں سے آگاہ فرمائیں۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۸۹ء کی صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ (سہ پہر چار بجکر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۸۹ء بروز (پنجشنبہ) کی صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا)